

اور یہی میوند ہے جس میں موسیٰ بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس نے اس میوند میں کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کے لئے گناہوں کی مغفرت اور آتش دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہو گا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم میں سے ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان میسر نہیں ہوتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کریم یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جو دودھ کی تھوڑی سی پی یا صرف پانی ہی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرادے اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلا دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے ایسا سیراب فرمائیں گے جس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ تا آنکہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا!

اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتش دوزخ سے آزادی ہے، جو شخص اس میوند میں اپنے غلام و خادم کے کام میں تخفیف اور کمی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کو دوزخ سے ربائی دے گا۔ (شعب الایمان، البیہقی)

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب رمضان کا میوند آتا ہے تو آسمان یا جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جسم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں ایک دروازہ کا نام "ریان" ہے جس میں صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے ایمان اور ثواب حاصل کرنے کے لئے رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے اگلے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جائیں گے اور کبیرہ گناہوں کی معافی کی بھی امید ہے اور جس نے رمضان کی راتوں میں قیام کیا (عبادت کی) ایمان اور ثواب حاصل کرنے کے لئے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے لیلۃ القدر میں عبادت کی تو اس کے اگلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے (بخاری و مسلم)

(۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ پروردگار عالم جل مجدہ آدمی کے ہر نیک عمل کے ثواب کو دس گنا سے ساٹھ سو گنا تک بڑھاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "مگر روزہ جو خاص میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔" کیونکہ وہ اپنی خواہشات اور کھانا سیر سے ہی خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب کے دیدار کے وقت۔ روزہ دار کے سزا کی بوائے کہ نزدیک سنگ کی بو سے زیادہ نفیس اور پاکیزہ ہے۔

روزہ ڈھال ہے، یعنی دنیا میں گناہوں کے لئے اور آخرت میں دوزخ کے لئے اور جس روز تم میں سے کسی کا روزہ ہو نہ تو تمہیں کلام کہنے نہ اونچی آواز سے بیسودہ چلائے۔ پھر اگر اس کو کوئی گالی دے یا برا کہے یا اس سے جھگڑے تو کھڑے دے کہ جانی میں تو روزہ دار ہوں۔ (بخاری و مسلم)

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر شب بہت سے روزہ خیلوں کو آزادی عطا فرماتے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، امام احمد)

(۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان میں ایک رات ایسی

سے جو ہزار راتوں سے بستر ہے جو اس سے محروم کر دیا گیا گویا وہ تمام نیکیوں سے محروم کر دیا گیا۔ اس کی نیکی سے بے نصیب ہی محروم رہتا ہے۔ (ابن ماجہ)

(۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت میں روزہ اور قرآن اللہ کے پاس بندے کی سفارش کریں گے روزہ کچھ کا میرے رب میں نے اس کو دین میں کھانے اور خواہشات سے روکا تھا اس لئے میری سفارش قبول فرما۔ تب ان دونوں کی سفارش قبول فرمائی جائے گی۔

(۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت رمضان کے پہلے سال کی ابتداء سے دوسرے سال آنے تک آراستہ کی جاتی ہے۔ پھر رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو عرش کے نیچے جنت کے پتھریں سے حوروں پر ایک ہوا چلتی ہے۔ اس وقت حوریں کہتی ہیں اسے اللہ اپنے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جا جس سے ہماری اسٹیکٹیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی اسٹیکٹیں ہم سے۔ (بخاری)

روزے کی حکمت اور اس کے فوائد:

جب کوئی شخص کوئی مشین ایجاد کرتا ہے تو اس کو درست رکھنے اور صحیح طریقے پر کام دینے کے لئے ہمیشہ اس کی دیکھ بھال کرتا رہتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مشین بگڑ کر اور بیکار ہو کر لڑھے میں پھینکنے کے قابل ہو جائے۔ اسی طرح انسانی مشین بھی اللہ پاک کی بنائی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس انسانی مشین (بندوں) کو بستر حالت میں رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے پروردگار عالم نے اس مشین کے درست رکھنے اور چلانے کے لئے بڑے بڑے ماہر انجینئرز (رسولوں) کو بھیجا۔ جنہوں نے اس مشین کی اصلاح کے لئے تہذیب و ادب کی تعلیم اور خواہشات نفسانی سے بچنے کی تاکید فرمائی۔ کیونکہ زیادہ کھانے سے خواہشات نفسانی اور شہوت کو ترقی ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ لہا، برائی اور بے حیائی ہے۔ جس سے انسان کی دنیا و آخرت کی زندگی تباہ و برباد ہو کر آگ میں جلانے کے قابل ہو جاتی ہے جس طرح ایک گندمی اور ٹوٹی پھوٹی چیز گھومر سے بھٹی میں ڈال کر جلادی جاتی ہے اور کھانے اور خواہشات نفسانی میں سیانہ رومی سے پریر گھاری حاصل ہوتی ہے جس کی طرف پروردگار عالم نے اشارہ فرمایا ہے۔ لعلکم تتقون۔ یعنی روزہ رکھو تا کہ روزہ سے تمہیں پریر گھاری حاصل ہو۔ اس لئے کہ روزہ ان خواہشات کو جن سے گناہ صادر ہوتے ہیں یعنی شکم اور فرج کی شہوت کو توڑتا ہے اور انسان کو پریر گار بنا دیتا ہے۔ جس کے نتیجے میں قوت روحانی ترقی پا کر مقامات عالیہ (بلند ترین درجوں) تک پہنچ کر عالم قدس میں اپنا ستر (ٹھکانا) بنا لیتی ہے۔ جس کی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ روزہ دار "باب ریاں" سے جنت میں داخل ہوں گے اور چونکہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میاں روپیہ کی کسی سے وہ نہ تو نفس پرستی میں زیادتی کرتی ہے جس کی وجہ سے حیوانیت کی ہستی میں گر کر چوپایوں میں شمار کی جائے اور مراتب روحانیت سے محروم رہ جائے اور نہ کھانا ترک کرتی ہے جس کی وجہ سے ان کے جسم کمزور اور حقیر ہو جائیں۔ جو نہ دین کے کام کے رہیں اور نہ دنیا کے۔ جیسے چینیوں اور ہندوؤں میں ہمیشہ روزہ رکھتے ہیں۔

اسی لئے پروردگار عالم نے اس امت کے لئے ماہ رمضان کے گنتی کے روزے مقرر فرمائے تاکہ یہ لوگ دونوں قوتوں یعنی قوت جسمانی اور ریاضت نفسی (قوت روحانی) سے محروم نہ رہیں۔ اسی قسم کی امت مشرق اور مغرب کی لام اپنے ہاتھ میں لے کر طیر اقوام کو فلاح اور بہتری کی طرف لے جا سکتی ہے۔

روزہ میں صبر اور برداشت کی عادت ہو جاتی ہے۔ ریگستانی سفر یا بیابانی سفر یا دریائی سفر میں اگر اتفاق سے غصہ پانی میسر نہ آیا تو روزہ کا عادی ایک حد تک اس فائدہ کو برداشت کر سکتا ہے اس کے برعکس زیادہ کھانے والے بغیر ہیٹ بھرے کے فائدہ برداشت نہ کر کے تھوڑے عرصہ میں ہی موت کے گھاٹ میں پہنچ جاتا ہے۔

اسی طرح لڑائی اور جنگوں میں روزہ کا عادی ہموک پیاس برداشت کر سکتا ہے۔ روزہ بطنی امراض اور رطوبات فاسدہ کو جسم سے زائل کر دیتا ہے۔ آج کل امریکی اور یورپ کے ڈاکٹر خاص خاص امراض میں جیسے پیشاب میں شکر کے آنے اور معدہ کے زخم کے مندل ہونے اور زائل شدہ گوشت کے واپس آنے کے لئے خاص خاص ترکیبوں کے ساتھ چالیس اور پچاس یوم کے درمیان مریض کو روزہ رکھاتے ہیں۔

یاد رکھیے! رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان مرد و عورت، عاقل، بالغ پر فرض ہیں، ان کی فرضیت سے انکار کرنے والا کافر اور بلاعد زچھوڑنے والا سنت گنہگار اور فاسق ہے۔ نابالغ پر روزہ فرض نہیں، مگر عادت ڈالنے کے لئے بالغ ہونے سے پہلے ہی اسے ترمیم و حکمت کے ساتھ روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔ کیونکہ نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ بچہ سات برس کا ہو جائے تو نماز پڑھنے کا اسے حکم دو اور اگر دس برس کا ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے بے شک اسے مار پیٹ بھی کرنا کہ وہ نماز کی اہمیت و فرضیت کو سمجھ سکے۔ اسی طرح جب نابالغ بچہ کو روزہ کی طاقت ہو جائے تو جس قدر دو روزے رکھ سکتا ہے رکھوانا چاہیے۔

روزہ کی نیت:

نیت کہتے ہیں دل کے قصد و ارادہ کو، زبان سے کچھ کہے یا نہ کہے، روزہ کے لئے نیت شرط ہے۔ اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن کچھ کھا یا پیا نہیں، تو روزہ نہ ہو گا۔

مسئلہ:

رمضان کے روزے کی نیت رات سے کر لینا بہتر ہے اور رات کو نہ کی ہو تو دن کو بھی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک کر سکتا ہے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

(۱) کان اور ناک میں دو اڈالنا۔ (۲) قصداً منہ بہرے کرنا (۳) کھلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا (۴) عورت کو چھونے وغیرہ سے انزال ہو جانا۔ (۵) کوئی ایسی چیز نکل جانا جو عادیہ کھائی نہیں جاتی جیسے لکڑی، لوبا، کچا گیسوں کا دانہ وغیرہ (۶) لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں ہنپانا۔ (۷) بھول کر کھاپی لیا اور یہ خیال کیا کہ اس سے روزہ ٹوٹ گیا ہو گا پھر قصداً کھاپی لیا۔ (۸) رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سری کھالی۔ (۹) دن باقی تمام غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا۔

تنبیہ:

ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر صرف قضا واجب ہوتی ہے کفارہ نہیں آتا۔

(۱۰) جان بوجہ کر بغیر بھولنے کے بیوی سے صحبت کرنا یا کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جس سے قضا بھی لازم ہوتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور جہاں غلام نہیں ملتے یا اس کے خریدنے پر قدرت نہیں وہاں ساٹھ روزے متواتر رکھے۔ بیچ میں نافہ نہ ہو ورنہ پھر شروع سے ساٹھ روزے پورے کرنا پڑیں گے اور اگر روزہ کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مکینوں کو دو دنوں کو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہو جاتا ہے:

(۱) بلا ضرورت کسی چیز کو چھانا، نمک وغیرہ پکھڑ کر تھوک دینا۔ (۲) تمام دن حالت جنابت میں یعنی بغیر غسل کئے کی حالت میں رہنا۔ (۳) فصد کرنا، کسی مریض کے لئے اپنا خون دینا جو آج کل ڈاکٹروں میں رائج ہے یہ بھی اس میں داخل ہے۔ (۴)

غیبت یعنی کسی کے پیشہ پیچھے اس کی برائی کرنا خود بھی حرام ہے اور روزہ اس سے سنت مکروہ ہو جاتا ہے۔ (۵) روزہ میں لڑنا جھگڑنا کالی دینا خواہ انسان کو ہو یا کسی بے جان چیز کو ان سے بھی روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا:

(۱) مسواک (۲) سر یا سونچھوں پر تیل لگانا۔ (۳) آنکھ میں دوا یا سرمہ ڈالنا۔ (۴) خوشبو سونگھنا۔ (۵) گرمی اور پیاس کی وجہ سے غسل کرنا۔ (۶) کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا۔ (۷) بھول کر کھانا پینا۔ (۸) ملحق میں بلا اختیار دھواں یا گرد و غبار یا مٹی وغیرہ چلا جانا۔ (۹) کان میں پانی ڈالنا یا بلا قصد چلے جانا۔ (۱۰) خود بخود قے آجانا (۱۱) سوتے ہوئے احتلام (غسل کی حاجت) ہو جانا (۱۲) دانٹوں میں خون نکلے مگر ملحق میں نہ جائے تو روزہ میں غفل نہیں آتا۔

وہ عذر جن سے رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے:

(۱) بیماری کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو یا مرض بڑھنے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے بعد رمضان اس کی قضا لازم ہے۔ (۲) جو عورت حمل سے ہو اور روزہ میں بچہ کو یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے اور پھر قضا کرے۔ (۳) مسافر شرعی (جو حکم از کم اڑتالیس میل کے سفر کی نیت پر گھر سے نکلا ہو اس کے لئے اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے پھر اگر کچھ تکلیف و دقت نہ ہو تو افضل یہ ہے کہ سفر میں روزہ رکھ لے اگر خود اپنے آپ کو یا اپنے ساتھیوں کو دو شاری یا تکلیف ہو تو روزہ نہ رکھنا ہی افضل ہے۔ (۴) بحالت روزہ سفر شروع کیا تو اس روزہ کا پورا کرنا ضروری ہے۔ اور اگر کچھ کھانے پینے کے بعد سفر سے وطن واپس آ گیا تو باقی دن کھانے پینے سے احتراز کرے اور اگر ابھی کچھ کھایا یا پیا نہیں تھا کہ وطن میں ایسے وقت واپس آ گیا جب کہ روزہ کی نیت ہو سکتی ہے یعنی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل تو اس پر لازم ہے کہ روزہ کی نیت کرے۔ (۶) کسی کو قتل کی دھمکی دے کہ روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تو اس کے لئے توڑ دینا جائز ہے۔ (۷) کسی بیماری یا بھوک پیاس کا اتنا غلبہ ہو جائے کہ کسی مسلمان ماہر طبیب یا ڈاکٹر کے نزدیک جان کا خطرہ لاحق ہو تو روزہ توڑ دینا جائز بلکہ واجب ہے البتہ پھر اس کی قضا لازم ہوگی۔ (۸) عورت کے لئے ایام حیض میں اور بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے (یعنی نفاس) اس کے دوران میں روزہ رکھنا جائز نہیں، افطار کرے اور بعد میں قضا کرے۔ بیمار، مسافر، حیض و نفاس والی عورت جن کے لئے رمضان میں روزہ نہ رکھنا اور کھانا پینا جائز ہے ان کو بھی لازم ہے کہ رمضان کا احترام کریں سب کے سامنے کھاتے پیتے نہ پھریں۔

روزہ کی قضاء:

(۱) کسی عذر سے روزہ قضا ہو گیا۔ تو جب عذر ہٹا رہے جلد ادا کر لینا چاہیے۔ زندگی اور طاقت کا بہرہ نہ نہیں، قضا روزوں میں اختیار ہے کہ مسواک رکھے یا ایک ایک دو دو کر کے رکھے۔ (۲) اگر مسافر سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض تندرست ہونے کے بعد اتنا وقت نہ پائے جس میں قضا شدہ روزے ادا کرے۔ تو قضا اس کے ذمہ لازم نہیں۔ سفر سے لوٹنے اور بیماری سے تندرست ہونے کے بعد جتنے دن ملیں اتنے ہی کی قضا لازم ہوگی۔

سحری:

روزہ سے پہلے آخر رات میں سحری کھانا سنون اور باعث برکت و ثواب ہے۔ نصف شب کے بعد جس وقت بھی کھائیں سحری

کی سنت ادا ہو جائے گی۔ لیکن بالکل آخر شب میں کھانا افضل ہے۔ اگر مؤذن نے صبح سے پہلے اذان دے دی تو سہمی کھانے کی ممانعت نہیں جب تک صبح صادق نہ ہو جائے سہمی سے فارغ ہو کر روزہ کی نیت دل میں کر لینا کافی ہے۔ اور زبان سے بھی یہ الفاظ کھملے تو اچھا ہے

و بصوم غد نویت من شهر رمضان

افطاری:

اکتاب کے غروب ہونے کا یقین ہو جانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے۔ ہاں جب ابو ظمیرہ کی وجہ سے اشتباہ ہو تو دو چار منٹ انتظار کر لینا بہتر ہے۔ اور تین منٹ کی احتیاط بہر حال کرنا چاہیے۔ کھجور اور خرما سے افطار کرنا افضل ہے۔ اور کسی دوسری چیز سے افطار کریں تو اس میں بھی کوئی کراہت نہیں افطار کے بعد یہ دعاسنوں ہے۔

اللهم باسمک صمت و علی رزقک افطرت ذہب الظمأء و ابتلت العرق و ثبت الاجر انشاء الله

تراویح:

(۱) رمضان المبارک میں عشا کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے محلہ کی مسجد میں جماعت ہوتی ہو اور کوئی شخص علیحدہ گھر میں اپنی تراویح پڑھے تو سنت ادا ہو جائے گی لیکن مسجد اور جماعت کے ثواب سے محرومی بہر حال رہے گی اور اگر محلہ ہی میں جماعت نہ ہوئی تو سب کے سب ترک سنت کے گنہگار ہوں گے۔ (۳) تراویح میں پورا قرآن مجید ختم کرنا بھی سنت ہے، کسی جگہ حافظ قرآن سنانے والا نہ لے یا طے مگر سنانے پر اجرت و معاوضہ طلب کرے تو الم تر کیعت سے دس سورتیں یاد کر کے نماز تراویح ادا کریں، اجرت دے کر قرآن نہ سنیں کہ قرآن سنانے پر اجرت لینا اور دنا حرام ہے۔ (۴) اگر ایک حافظ ایک مسجد میں بیس رکعت تراویح پڑھ چکا ہے اس کو دوسری مسجد میں تراویح پڑھنا درست نہیں۔ (۵) جس شخص کی دو چار رکعتیں تراویح کی رو گئی ہوں تو جب امام و ترکی جماعت کر دے اس کو بھی جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے اپنی باقی ماندہ تراویح بعد میں پوری کرے۔ (۶) قرآن کو اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں۔ بڑا گناہ ہے، اس صورت میں نہ امام کو ثواب ہو گا نہ مقتدی کو۔ (۷) جمہور علماء کا فتویٰ یہ ہے کہ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔

اعیاض:

(۱) اعیاض اس کو کہتے ہیں کہ نیت کر کے مسجد میں رہنا اور سوائے ایسی حاجات ضروریہ کے جو مسجد میں پوری نہ ہو سکیں (جیسے پیشاب پانا نہ کی ضرورت یا غسل واجب اور وضو کی ضرورت) مسجد سے باہر نہ جانا۔ (۲) رمضان کے عشرہ اخیر میں اعیاض کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی اگر بڑے شہروں کے محلہ میں اور دیہات کی پوری بستی میں کوئی بھی اعیاض نہ کرے تو سب کے ذمہ ترک سنت کا وبال رہتا ہے۔ اور کوئی ایک بھی محلہ میں اعیاض کرے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔ (۳) خاموش رہنا اعیاض میں بالکل ضروری نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ البتہ نیک کلام کرنا اور لڑائی جھگڑے اور فضول باتوں سے بچنا چاہیے۔ (۴) اعیاض میں کوئی خاص عبادت شرط نہیں نماز، تلاوت یا دین کی کتابوں کا پڑھنا پڑھانا جو عبادت دل چاہے کرتا رہے۔ (۵) جس مسجد میں اعیاض کیا گیا ہے اگر اس میں جمعہ نہیں ہوتا تو نماز جمعہ کے لئے اندازہ کر کے ایسے وقت مسجد سے نکلے جس میں وہاں پہنچ کر سنتیں ادا کرنے کے بعد خطبہ سن سکے۔ اگر کچھ زیادہ دیر جامع مسجد میں لگ جائے جب بھی اعیاض میں خلل نہیں آتا۔ (۶) اگر بلا ضرورت طبعی و شرعی ایک منٹ کو بھی مسجد سے باہر چلا جائے گا تو اعیاض جاتا

رہے گا۔ خواہ عمد آٹھلے یا بھول کر اس صورت میں اعطاف کی قصا کرنا چاہیے۔ (۷) اگر ستر عشرہ کا اعطاف کرنا ہو تو بیس تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آجائے تب اعطاف سے باہر ہو۔ (۸) غسل جمعہ یا منض ٹھنڈک کے لئے مسجد سے باہر نکلنا مستحکم کو جائز نہیں۔

شب قدر:

چونکہ اس است کی عمریں یہ نسبت پہلی امتوں کے چھوٹی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک رات ایسی مقرر فرمادی ہے جس میں عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن اس کو پوشیدہ رکھنا کہ لوگ اس کو تلاش کرنے میں کوشش کریں۔ اور ثواب بے حساب پائیں۔ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر ہونے کا زیادہ احتمال ہے۔ یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹، ۳۱، ۳۲ اور ۳۳ ویں شب، اور ۳۴ ویں شب میں سب سے زیادہ احتمال ہے۔ ان راتوں میں بہت نعمت سے عبادت میں مشغول رہنا چاہیے۔ اگر تمام رات جاگنے کی طاقت یا فرصت نہ ہو تو جس قدر ہو سکے جاگے اور نفل نماز یا تلاوت قرآن یا ذکر و تسبیح میں مشغول رہے اور کچھ نہ ہو سکے تو عشا اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرنے کا اہتمام کرے۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ بھی رات بھر جاگنے کے حکم میں آجاتا ہے۔ ان راتوں کو جملوں تقریروں میں صرف کرنا بڑی مرموی میں داخل ہے۔ تقریریں ہر رات ہو سکتی ہیں عبادت کا یہ وقت پھر باتہ نہیں آئے گا۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

شب قدر کی دعا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کون سی ہے تو (اس رات) میں کیا دعا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دعا میں) یوں بخننا

اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے۔ معافی کو پسند فرماتا ہے لہذا مجھے معاف کر دے۔

رمضان میں سخاوت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا آغاز ہوتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ (بیہقی فی الشعب) مطلب یہ ہے کہ آپ یونہی کسی سائل کو محروم نہ فرماتے تھے مگر رمضان المبارک میں اس کا اہتمام مزید ہوتا تھا۔

اللہ کریم ہمیں احترام رمضان اور احکام رمضان پر بیش از بیش عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

(مطبوعہ بانامہ الاحرار لاہور۔ اشاعت: دسمبر ۲۰۰۰ء)